کئے ہیں، گذشتہ دو دہائیاں اس حوالے سے زیادہ ممتاز حیثیت رکھتی ہیں کہ ان میں سیرت طیبہ پر کثرت سے کتابیں سامنے آئی ہیں، جن میں بہت سی اپنے موضوع اور پیش کردہ مواد کے لحاظ سے نہایت بیش قیمت تھیں، اسی بنا پر انہوں نے قائین کے وسیع حلقے میں اپنا مقام بنایا اور اہل علم سے داد حاصل کی۔

ان ہی دو دہائیوں میں وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کے تحت سیرت کانفرنسوں کی روایت قائم ہوئی، جس کے نتیجے میں بہت سے عنوانات پر بعض واقعتاً قیمتی مقالات مناظر عام پر آئے یہ حقیقت ہے کہ اس روایت نے قائین سیرت کو ایک نئی جہت سے روشناس کرایا، خصوصاً گزشتہ دس برسوں میں ان کوششوں کے ذریعے جو اسلوب سامنے آیا وہ جداگانہ حیثیت کا حامل ہے، اسے مکمل طور پر تحقیقی تو قرار نہیں دیا جاسکتا، البتہ بڑی حد تک علمی اور حوالہ جاتی ضرور ہے، اس اسلوب کے بعض کمزور پہلوؤں سے قطع نظر اس کے نتیجے میں سیرت طیبہ کا اطلاقی پہلو بھی زیادہ وضاحت سے پیش کیا گیا اور عصر حاضر کے حوالے سے موضوعات کو اسوۂ حسنہ اور خصوصاً تعلیمات نبوی ﷺ کے تناظر میں دیکھنا ممکن ہوا۔ مطالعہ سیرت کے حوالے سے اسے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جاسکتا ہے۔

یہ بات یہاں اس حوالے سے پیش کی جارہی ہے کہ زیر تبصرہ کتاب کا بھی غالب حصہ ایسے مقالات پر مشتمل ہے جو سیرت کانفرنس کے لیے تحریر کئے گئے تھے، مولانا اکرام اللہ جان قاسمی زبان و بیان پر عبور رکھنے والے ایسے اہل قلم ہیں جن کا انداز تحریر بھی شگفتہ ہے، اور ایسے مواقع پر جب وہ خشک قسم کے دلائل یا اعداد و شمار پیش کررہے ہوتے ہیں ان کا اسلوب بوجھل محسوس نہیں ہوتا، اس مجموعے میں ان کے ۱۵ مقالات شامل ہیں جس میں سے چار پانچ مضامین سیرت طیبہ سے تعلق نہیں رکھتے، جب کہ باقی تمام مضامین سیرت سے متعلق ہیں، جس کے عنوانات یہ ہیں تعمیر شخصیت و فلاح انسانیت سیرت طیبہ کی روشنی میں۔ اسلام مذہب اعتدال و رواداری یا انتہا پسندی۔ سیرت کی تعریف اور حدود و قیود۔ بشارات محمد یہ کتب ساویہ میں۔ اسلام میں خواتین کے حقوق و فرائض۔ پاکستان کے لیے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل۔ اسلامی نظم معیشت اور کفالۃ عامہ میں زکوٰۃ کی اہمیت۔ رسول اکرم ﷺ کے طریقہ تعلیم کی خصوصیات۔ عدم برداشت کا بڑھتا ہوا رجحان اور تعلیمات نبوی۔ رسول اکرم ﷺ کا بچوں کے ساتھ تعلق و محبت۔

کتاب رحجان کے مطابق اچھے کاغذ پر رنگین سرورق اور مضبوط جلد کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔